www.kitabosunnat.com

النصر الربانی فی ترجمة محمد بن حسن الشیبانی

تالیف:

محدث العصر

فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ علیہ

منہاج السنۃ النبویۃ حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

النصر الربانی فی ترجمة
محمد بن حسن الشیبانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد بن الحسن الشیبانی کے بارے میں حافظ ذہبی [1] رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

" محمد بن الحسن الشيباني أبو عبدالله أحد الفقهاء ، لينه النسائي وغيره من قبل حفظه ، يروى عن مالك بن أنس وغيره كان من بحور العلم والفقه ، قوياً في مالك "

(میزان الاعتدال: ج ۳ ص ۵۱۳ ت ۷۴۳۷)

مفہوم: محمد بن الحسن الشیبانی (اہل الرائے کے) فقہاء میں سے تھا۔ اسے (امام) نسائی وغیرہ نے اس کے (خراب) حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ (امام) مالک وغیرہ سے روایت کرتا تھا اور وہ (امام ذہبی کے نزدیک) علم اور (اہل الرائے کے) فقہ کے دریاؤں میں سے تھا۔ (صرف امام) مالک سے اس کی روایت قوی ہے۔

تبصرہ: حافظ ذہبی کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ شیبانی مذکور اگر امام مالک کے علاوہ دوسرے لوگوں (مثلاً امام ابو حنیفہ) سے روایت کرے تو وہ (ذہبی کے نزدیک بھی) غیر قوی یعنی ضعیف ہے۔

سنن النسائی کے مصنف اور اسماء الرجال کے امام ابوعبدالرحمٰن النسائی رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: **" والضعفاء من أصحابه : يوسف بن خالد السمتي كذاب ، والحسن بن زياد اللؤلؤي كذاب خبيث و محمد بن الحسن ضعيف "**

اور اس کے ضعیف شاگردوں میں سے یوسف بن خالد السمتی: کذاب، حسن بن زیاد اللؤلؤی: کذاب خبیث اور محمد بن الحسن الشیبانی ضعیف تھا۔ (جزء فی آخر کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۶۶)

امام نسائی کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ کا مصنف محمد بن الحسن الشیبانی مطلقاً ضعیف ہے چاہے وہ امام مالک سے روایت کرے یا دوسرے راویوں (مثلاً امام ابوحنیفہ) سے روایت کرے، لہٰذا اس کی روایت عدمِ متابعت کی صورت میں مردود ہوتی ہے۔ اس تمہید کے بعد حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کی تحقیق پیشِ خدمت ہے

....

(۱) حافظ ذہبی نے محمد بن الحسن الشیبانی پر ایک جزء لکھا ہے مگر "تذکرۃ الحفاظ" میں اس (محمد بن الحسن) کا بطورِ ترجمہ ذکر نہیں کیا، جبکہ دیوان الضعفاء (۳۶۵۶) اور المغنی فی الضعفاء (۵۴۰۶) میں اس کا ذکر ضرور کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے انہوں نے لسان المیزان (اسماء الرجال کی ایک مشہور کتاب) میں لکھا ہے۔ پہلے حافظ صاحب کی عبارت ہوگی پھر اس کا ترجمہ اور حاشیے میں اس پر تبصرہ ہوگا والحمدللہ رب العالمین۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" وهو محمد بن الحسن بن فرقد الشيباني ، مولاهم ، الفقيه أبو عبدالله ، ولد بواسط ونشأ بالكوفة ، وتفقه على أبي حنيفة رحمة الله عليه ۔

وسمع الحديث من الثوري و مسعر و عمر بن ذر و مالك بن مغول والأوزاعي ومالك بن أنس وزمعة بن صالح وجماعة ۔

وعنه الشافعي وأبو سليمان الجوزجاني و أبو عبيد بن سلام و هشام بن عبيدالله الرازي وعلي بن مسلم الطوسي وغيرهم "

محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی، شیبانیوں کا غلام، فقیہ ابوعبداللہ ہے، وہ واسط میں پیدا ہوا اور کوفہ میں پرورش پائی۔ فقہ اس نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا اور (سفیان) ثوری، مسعر (بن کدام) عمر بن ذر، مالک بن مغول، اوزاعی، مالک بن انس، زمعہ بن صالح (ضعیف وحدیثہ عند مسلم مقرون، تقریب: ۲۰۳۵) اور ایک جماعت [۱] سے حدیث سنی، اس سے (امام) شافعی [۲]، ابوسلیمان الجوزجانی، ابوعبید (القاسم) بن سلام، ہشام بن عبیداللہ الرازی اور علی بن مسلم الطّوسی نے حدیث بیان کی۔ (لسان المیزان: ج ۵ ص ۱۲۱ ت ۴۵۷)

---

(۱) الشیبانی کے استادوں میں درج ذیل حضرات بھی ہیں۔

محمد بن ابان بن صالح (ضعیف کوفی، کتاب الضعفاء للنسائی: ۵۱۲) ابو مالک النخعی ("متروک" تقریب: ۸۳۳۷) ابراہیم بن یزید المکی (متروک الحدیث، تقریب: ۲۷۲) وغیرہم۔

(۲) ایک رافضی نے کہا کہ (امام) شافعی نے محمد بن الحسن سے پڑھا ہے، تو اس کی تردید کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" أن هذا ليس كذلك بل جالسه وعرف طريقته و ناظره و أول من أظهر الخلاف لمحمد بن الحسن ورد عليه الشافعي ...... "

ایسی بات نہیں ہے بلکہ (امام شافعی) اس کے پاس بیٹھے ہیں، اس کا طریقہ پہچانا ہے اور اس سے مناظرہ کیا ہے، سب سے پہلے محمد بن الحسن سے اختلاف اور اس کا رد امام شافعی نے کیا ہے۔

(منہاج السنۃ النبویۃ: ج ۴ ص ۱۴۳، طبع قدیم، دارالکتب العلمیہ لبنان)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک غالی دیوبندی نے شیخ الاسلام کا رد لکھا ہے۔ (دیکھئے کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ: ج ۱ ص ۵) لیکن یہ رد مردود ہے۔

" وولّى القضاء أيام الرشيد، قال ابن سعد : كان أبوه في جند أهل الشام ، فقدم واسط ، فولد محمد بها سنة اثنتين وثلاثين ومائة ۔

قال ابن عبدالحكم : سمعت الشافعي يقول : قال محمد بن الحسن : أقمت على باب مالك ثلاث سنين وسمعت من لفظه أكثر من سبعمائة حديث ۔

وقال ابن المنذر : سمعت المزني يقول : سمعت الشافعي يقول : ما رأيت سميناً أخف روحاً من محمد بن الحسن وما رأيت أفصح منه " (۱۲۱/۵)

(ہارون) الرشید کے دور میں اسے عہدہِ قضاء سونپا گیا، ابن سعد (کاتب الواقدی) نے کہا: اس کا والد، شام کی فوج میں تھا، وہ واسط آیا تو وہاں ۱۳۲ھ میں محمد (بن الحسن) پیدا ہوا[۱]۔

ابن عبدالحکم نے کہا: میں نے (محمد بن ادریس، امام) شافعی کو فرماتے سنا: محمد بن الحسن نے کہا: میں (امام) مالک کے دروازے پر تین سال کھڑا رہا ہوں اور اُن کے اپنے الفاظ سے، سات سو سے زیادہ حدیثیں سنی ہیں۔[۲]

ابن المنذر نے کہا: میں نے (امام) المزنی سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے (امام) شافعی سے سنا کہ: میں نے محمد بن الحسن سے زیادہ ہلکی چال چلنے والا کوئی موٹا نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ کوئی فصیح دیکھا ہے[۳]۔

(۱) الطبقات الکبری لابن سعد (ج ۷ ص ۳۳۶)

(۲) یہ روایت مع سند تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۱۷۳ ت ۵۹۳) میں ہے، خطیب بغدادی نے یہ روایت دو سندوں سے بیان کی ہے: اول عبداللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری، یہ سند صحیح ہے لیکن خطیب نے اس کا متن نہیں لکھا۔

دوسری سند میں محمد بن عثمان بن الحسن القاضی کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۳ ص ۶۴۳ ت ۷۹۳۵)

خطیب رحمہ اللہ نے اس کذاب کا بیان کردہ متن لکھا ہے لہذا یہ روایت مردود ہے۔

(۳) یہ روایت مع سند، تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۱۷۵) پر موجود ہے

اس کا ایک الحسین بن جعفر العنزی ہے جس کا تعین معلوم نہیں، ایک العنزی بغیر کسی توثیق و تجریح کے سیر اعلام النبلاء (ج ۱۷ ص ۶۲) میں مذکور ہے، جو "الامام الفقیہ" تھا، اس کا مقام صدوق کا مقام ہے، دوسرا حسین بن جعفر الجوزجانی (الجرجانی) مجروح ہے، دیکھئے لسان المیزان (ج ۲ ص ۲۷۷)

تنبیہ: اگر یہ روایت صحیح بھی ثابت ہو جائے تو اس کا تعلق نہ جرح سے ہے اور نہ تعدیل سے، فصاحت اور چیز ہے اور عدالت وثقاہت اور چیز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال [عباس] الدوري عن ابن معين : كتبت الجامع الصغير عن محمد بن الحسن ، وقال الربيع : سمعت الشافعي يقول : حملت عن محمد وقر بختي كتباً ، ونقل ابن عدي عن إسحاق بن راهويه : سمعت يحي بن آدم يقول : كان شريك لا يجيز شهادة المرجئة ، فشهد عنده محمد بن الحسن فرد شهادته ، فقيل له في ذلك ، فقال : أنا لا أجيز شهادة من يقول : الصلوة ليست من الإيمان ، ومن طريق أبي نعيم قال قال أبو يوسف : محمد بن الحسن يكذب علي، قال ابن عدي : ومحمد لم تكن له عناية بالحديث وقد استغنى أهل الحديث عن تخريج حديثه " (۱۲۱/۵، ۱۲۲)

عباس الدوری نے ابن معین سے بیان کیا کہ: میں نے الجامع الصغیر محمد بن الحسن سے لکھی ہے (۱)۔

ربیع (بن سلیمان) نے کہا: میں نے شافعی کو فرماتے سنا کہ: میں نے محمد (بن الحسن) سے (اپنے) اونٹ جتنے بوجھ کی کتابیں لی ہیں (۲)۔ ابن عدی نے اسحاق بن راہویہ سے نقل کیا ہے کہ: میں نے یحیٰی بن آدم کو کہتے سنا کہ: شریک (القاضی) مرجیہ کی گواہی جائز نہیں سمجھتے تھے، ان کے پاس محمد بن الحسن نے گواہی دی تو انہوں نے اسے رد کر دیا، جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں ایسے آدمی کی گواہی نہیں مانتا جو یہ کہتا ہے کہ نماز ایمان میں سے نہیں ہے (۳)۔ اور ابن عدی نے ابونعیم (الفضل بن دکین) کی سند سے نقل کیا ہے کہ: قاضی ابو یوسف نے کہا: محمد بن الحسن مجھ پر جھوٹ بولتا ہے (۴)۔ ابن عدی نے کہا: محمد (بن الحسن) کی توجہ حدیث پر نہیں تھی (یعنی اسے صرف رائے وقیاس کا دفاع ہی محبوب تھا) اہلِ حدیث (محدثین کرام اور متبعینِ حدیث) اس کی بیان کردہ حدیثوں سے بے نیاز ہیں (۵)۔

---

(۱) تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۱۷۵، ۱۷۶ وسندہ صحیح) اس کی سند امام ابن معین تک صحیح ہے، الجامع الصغیر لکھنے کے بعد امام یحیٰی بن معین کس نتیجے پر پہنچے اس کا تذکرہ، عباس الدوری کی تاریخ میں ہے۔ قال یحیی بن معین : محمد بن الحسن الشيباني ليس بشيء " (تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: ۱۷۷۰) یعنی محمد بن الحسن الشیبانی کچھ چیز نہیں ہے۔ (۲) تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۱۷۶) اس کا ایک راوی محمد بن اسماعیل (بن عامر) التمار ہے، جس کا ذکر بغیر کسی جرح وتعدیل کے تاریخ بغداد میں مذکور ہے۔ (ج ۲ ص ۴۵ ت ۴۳۷) یعنی یہ مجہول الحال ہے۔ ایک دوسرا محمد بن اسماعیل بن عامر الدمشقی ہے جو کہ مجروح ہے۔ (۳) الکامل لابن عدی (ج ۶ ص ۲۱۸۳) اس کے دو راوی محمد بن شاذان اور الحسن بن ابی الحسن غیر منسوب وغیر متعین ہیں، لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ (۴) الکامل لابن عدی (۶/۲۱۸۴) اس کے دو راوی محمد بن ابی منصور اور حمزہ بن اسماعیل الطبری نامعلوم ہیں لہذا یہ سند مردود ہے۔ (۵) الکامل لابن عدی (ج ۶ ص ۲۱۸۴) وابن عدی امام "معتدل" کما قال الذہبی فی "ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل" (ص ۱۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقـال أبـو إسماعيل الترمذي : سمعت أحمد بن حنبل يقول : كان محمد بن الحسن في الأول يذهب مذهب جهم ۔

وقـال حـنبل بن إسحاق عن أحمد : كان أبو يوسف مضعفاً في الحديث وأما محمد بن الحسن وشيخه فكانا مخالفين للأثر ۔

وقـال سـعيـد بن عمرو البرذعي : سمعت أبا زرعة الرازي يقول : كان محمد بن الحسن جهمياً وكذا شيخه وكان أبو يوسف بعيداً من التجهم ۔

وقال زكريا الساجي : كان مرجئاً " وقال محمد بن سعد الصوفي : سمعت يحي بن معين يرميه بالكذب۔ (١٢٢/٥)

ابواسماعیل الترمذی نے کہا: میں نے احمد بن حنبل کو فرماتے سنا کہ: شروع میں محمد بن الحسن، جہم کے مذہب پر چلتا تھا[(۱)]۔ حنبل بن اسحاق نے (امام) احمد (بن حنبل) سے نقل کیا کہ: ابو یوسف (تو) حدیث میں ضعیف تھا مگر محمد بن الحسن اور اس کا استاد (اس کے ساتھ) حدیث وآثار کے مخالف تھے[(۲)]۔

سعید بن عمرو البرذعی نے کہا: میں نے ابوزرعہ الرازی کو فرماتے سنا کہ: محمد بن الحسن اور اس کا استاد دونوں جہمی (مذہب والے) تھے۔ اور ابو یوسف جہمیت سے دور تھے[(۳)] زکریا الساجی نے کہا: (محمد بن الحسن) مرجئ تھا[(۴)]۔ محمد بن سعد الصوفی نے کہا: میں نے ابن معین سے سنا وہ اسے جھوٹا قرار دیتے تھے۔[(۵)]

....

(۱) تاریخ بغداد (ج۲ص۱۷۹) وسندہ حسن، اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

(۲) تاریخ بغداد (ج۲ص۱۷۹) اس کی سند صحیح ہے، دیکھئے الاسانید الصحیحہ فی أخبار ابی حنیفہ قلمی: ص ۱۱۸۔

تنبیہ: تاریخ بغداد میں غلطی سے "مضعفاً" کے بجائے "منصفاً" چھپ گیا ہے۔

(۳) کتاب الضعفاء لابی زرعہ الرازی (ص ۵۷۰) یہ قول صحیح وثابت ہے۔ (۴) تاریخ بغداد (ج۲ص۱۷۹)

اس قول کا راوی محمد بن احمد بن محمد بن عبدالملک الأدمی ہے، اس پر حمزہ بن محمد بن طاہر الدقاق نے شدید جرح کی ہے اور برقانی نے تعریف کی ہے، دیکھئے تاریخ بغداد (ج۱ص۳۴۹) قولِ راجح میں یہ راوی ضعیف ہے، لہذا یہ روایت مردود ہے، الساجی کی اصل کتاب تلاش کر کے اس میں یہ قول دیکھنا چاہئے۔

(۵) تاریخ بغداد (۱۸۰/۲) نحو المعنی، محمد بن سعد الصوفی بذاتِ خود ضعیف ہے، دیکھئے تاریخ بغداد (ج۵ص۳۲۳) والاسانید الصحیحہ (ص۵۹) اس سند کا دوسرا راوی محمد بن احمد بن عصام نامعلوم ہے (الاسانید الصحیحہ: ص۳۰۴) احمد بن علی بن عمر بن حبیش الرازی کی توثیق نامعلوم ہے۔ (الاسانید الصحیحہ: ص۳۰۴) لہذا یہ سند ضعیف ومردود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال الأحوص بن الفضل عن أبيه : حسن اللؤلؤي و محمد بن الحسن ضعيفان ، و كذا قال معاوية بن صالح عن ابن معين ، وقال ابن أبي مريم عنه : ليس بشيء ولا يكتب حديثه ، وقال الدارقطني : لا يستحق الترك ، وقال عبدالله بن علي المديني عن أبيه : صدوق وقال ثعلب : توفي الكسائي ومحمد بن الحسن في يوم واحد ، فقال الناس: دفن اليوم اللغة والفقه " (١٢٢/٥)

احوص بن المفضل الغلابی نے اپنے ابا سے نقل کیا کہ: حسن اللؤلؤی اور محمد بن الحسن دونوں ضعیف ہیں [١] ۔اسی طرح معاویہ بن صالح نے ابن معین سے روایت کیا ہے [٢] ۔ابن ابی مریم نے ابن معین سے نقل کیا کہ: یہ کچھ چیز نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے [٣] ۔عمرو بن علی (الفلاس) نے کہا: ضعیف ہے [٤] ۔اور ابوداود نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں اور نہ اس کی حدیث لکھی جائے [٥] ۔اور دارقطنی نے کہا: وہ (میرے نزدیک) متروک ہونے کا مستحق نہیں ہے۔ [٦] عبداللہ بن علی (بن عبداللہ) المدینی نے اپنے والد (علی بن عبداللہ المدینی) سے نقل کیا کہ انھوں نے کہا: (محمد بن الحسن) صدوق (یعنی سچا) ہے [٧] ۔ثعلب نے کہا: الکسائی اور محمد بن الحسن ایک ہی دن میں فوت ہوئے تو (نا معلوم) لوگوں نے کہا: آج لغت اور فقہ (دونوں) دفن ہو گئے ہیں [٨] ۔

....

(١) تاریخ بغداد (ج ٢ص ١٨٠) اس روایت کی سند میں قاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی: ضعیف ہے لہذا یہ روایت ضعیف ومردود ہے۔ (٢) تاریخ بغداد (١٨٠/٢) والکامل لابن عدی (٢١٨٣/٦) اسکی سند میں ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی صاحب الکنیٰ ضعیف ہے، لہذا یہ روایت بھی مردود ہے۔ (٣) تاریخ بغداد (١٨٠/٢، ١٨١) یہ سند حسن ہے، محمد بن المظفر پر جرح مردود ہے اور باقی سند صحیح ہے، دیکھئے میزان الاعتدال (٤٣/٤ ت ٨١٨٣) والاسانید الصحیحہ (ص ٣٠١) (٤) تاریخ بغداد (١٨١/٢) یہ سند صحیح ہے، دیکھئے الاسانید الصحیحہ (ص ٢٤٢) (٥) تاریخ بغداد (١٨١/٢) اس کی سند میں ابو عبید محمد بن علی بن عثمان الآجری ہے جو کہ مجہول الحال ہے، دیکھئے میری کتاب ''القول المتین فی الجہر بالتأمین'' (ص ٢٠) (٦) تاریخ بغداد (١٨١/٢) اس کی سند صحیح ہے، اور امام دارقطنی کے نزدیک کسی شخص کا متروک نہ ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ دوسرے محدثین کے نزدیک بھی متروک نہیں ہے (٧) تاریخ بغداد (ج ٢ص ١٨١) اس کے راوی عبداللہ بن علی بن عبداللہ المدینی کی توثیق نا معلوم ہے، اس کا ذکر تاریخ بغداد (٩/١٠، ١٠) میں بغیر کسی توثیق کے موجود ہے، اس کا بھائی محمد بن علی ضرور ثقہ تھا مگر ایک بھائی کے ثقہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرا بھائی عبداللہ بھی ضرور ثقہ تھا !!

(٨) تاریخ بغداد (١٨٤/٢) اس کی سند کا ایک راوی ابو عمر الزاہد ہے، وہ جب ثعلب سے روایت کرے تو مجروح ہے دیکھئے تاریخ بغداد (ج ٤ص ٣٥٧ ت ٨٦٥) ولسان المیزان (٢٦٨/٥) لہذا یہ سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”وذكره العقيلي في الضعفاء وقال : حدثنا أحمد بن محمد بن صدقة : سمعت العباس الدوري يقول : سمعت يحي بن معين يقول : جهمي كذاب ـ

ومن طريق أسد بن عمرو ، قال : هو كذاب

ومن طريق منصور بن خالد : سمعت محمداً يقول : لا ينظر في كلامنا من يريد الله تعالىٰ ، ومن طريق عبدالرحمٰن بن مهدي : دخلت عليه ، فرأيت عنده كتاباً ، فنظرت فيه فإذا هو قد أخطأ في حديث وقاس على الخطاء فوقفته على الخطأ ، فرجع وقطع من كتابه بالمقراض عدة أوراق “ (لسان الميزان : ۱۲۲/۵)

اوراسے (امام) عقیلی نے (کتاب) الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور کہا: ہمیں احمد بن محمد بن صدقہ نے حدیث بیان کی: میں نے عباس الدوری کوفرماتے سنا کہ: میں نے یحيٰ بن معین کو فرماتے سنا کہ: (محمد بن الحسن) جہمی (اور) کذاب ہے [۱]۔

اور (عقیلی نے) اسد بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ: وہ (محمد الحسن) کذاب ہے [۲]۔

اور (عقیلی نے) منصور بن خالد (کی سند) سے روایت کیا کہ: میں نے محمد (بن الحسن) کو کہتے سنا کہ: جو شخص اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ ہمارا کلام نہیں دیکھتا (یعنی ہماری کتابیں، ہمارا فقہ نہیں پڑھتا) [۳]

اور (عقیلی نے ہی) (امام) عبدالرحمٰن بن مھدی سے نقل کیا، انہوں نے فرمایا: میں اس (محمد بن الحسن) کے پاس گیا تو اس کے پاس کتاب دیکھی، میں نے دیکھا کہ اسے حدیث (کے فہم) میں غلطی لگی ہے اور وہ اس غلطی پر قیاس کر رہا ہے تو میں نے اسے اس کی غلطی بتائی، پس اس نے رجوع کیا اور قینچی کے ساتھ اپنی کتاب سے کئی اوراق کاٹ ڈالے [۴]۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا بیان ختم ہوا۔

(۱) کتاب الضعفاء للعقیلی (ج ۴ ص ۵۲) وسندہ صحیح، عباس بن محمد الدوری کا شاگرد احمد بن محمد بن صدقہ ثقہ ہے دیکھئے تاریخ بغداد (۴۰/۵، ۴۱ ت ۲۳۹۵)

(۲) کتاب الضعفاء للعقیلی (۵۴/۴) اسکی سند کے دو راوی فتح بن نعیم البلخی اور محمد بن نعیم البلخی نامعلوم ہیں، لہذا یہ سند مردود ہے۔

(۳) کتاب الضعفاء للعقیلی (۵۴/۴) الکامل لابن عدی (۲۱۸۳/۶) اس کا راوی منصور بن خالد، نامعلوم ہے، لہذا یہ سند مردود ہے۔

(۴) کتاب الضعفاء للعقیلی (۵۴/۴) وسندہ صحیح، عبدالرحمٰن بن عمر: رستہ، ثقہ ہے، لہذا یہ سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لسان المیزان کے اس طویل بیان کے بعد دیگر معلومات پیش خدمت ہیں۔

۱: امام اہلِ سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ليس بشيء و لا يكتب حديثه“

(محمد بن الحسن الشیبانی) کچھ چیز نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ (الکامل لابن عدی: ج ٦ ص ٢١٨٣ وسندہ صحیح)

اس قول کی سند صحیح ہے، دیکھئے الاسانید الصحیحہ ص ٣٠١، وکتب الرجال۔

امام احمد نے مزید فرمایا: ” لا أروی عنه شيئاً “ میں اس سے کوئی چیز روایت نہیں کرتا۔

(کتاب العلل ومعرفۃ الرجال للإمام احمد: ج ٢ ص ٢٥٨ ت ١٨٦٢)

تنبیہ: تاریخ بغداد کی ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل نے باریک مسائل ”محمد بن الحسن“ کی کتابوں سے لئے ہیں! (٢/١٧٧) اس روایت کے راوی ابوبکر القراطیسی کی توثیق نامعلوم ہے اور دوسرے یہ کہ اس کا تعلق روایتِ حدیث سے نہیں ہے۔

۲: امام عقیلی نے محمد بن الحسن کو اپنی کتاب الضعفاء الکبیر میں ذکر کیا ہے (٤/٥٢-٥٥) اور کسی قسم کو توثیق نہیں کی۔

۳: حافظ ابن حبان نے کہا:

” محمد بن الحسن الشيباني ، صاحب الرأي ...... و كان مرجئاً داعياً إليه ، و هو أول من ردّ على أهل المدينة و نصر صاحبه يعنى النعمان ، و كان عاقلاً ليس في الحديث بشيء كان يروى عن الثقات و يهم فيها فلما فحش ذلك منه استحق تركه من أجل كثرة خطئه لأنه كان داعيةً إلى مذهبهم “

محمد بن الحسن الشیبانی، صاحب الرائے، اور (اہلِ سنت سے خارج) مرجئ تھا اور اس (بدعت) کی طرف دعوت دیتا تھا اس نے سب سے پہلے اہلِ مدینہ پر رد کیا اور اپنے ساتھی یعنی نعمان کی حمایت کی، وہ عقل مند تھا (لیکن) حدیث میں کچھ چیز بھی نہیں جانتا تھا، وہ ثقہ راویوں سے روایتیں بیان کرتا تھا اور ان میں سے اسے وہم ہوتا تھا، جب یہ اوہام زیادہ ہو گئے تو کثرتِ خطاء کی وجہ سے وہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق ہو گیا، اور وہ اس (بدعتِ ارجاء) کا بڑا داعی تھا۔

(کتاب المجروحین: ٢/٢٧٥، ٢٧٦)

۴: جوزجانی (ناصبی صدوق) نے کہا:

” أسد بن عمرو و أبو يوسف و محمد بن الحسن و اللؤلؤي قد فرغ الله منهم “

(احوال الرجال: ص ٧٦، ٧٧ ت ٩٦-٩٩)

۵: ابن شاہین نے اسے اپنی کتاب ”تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین“ میں ذکر کیا ہے۔ (ص: ١٦٣ ت ٥٣٦)

خلاصۃ التحقیق: محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی کو درج ذیل محدثین کرام نے ضعیف و مجروح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)یحیی بن معین (۲)احمد بن حنبل (۳)النسائی (۴)ابوزرعہ الرازی (۵)عمرو بن علی الفلاس (۶)ابن حبان (۷)العقیلی (۸)جوزجانی (۹)ابن شاہین رحمہم اللہ اجمعین

ان کے مقابلے میں کسی امام سے محمد بن الحسن مذکور کی توثیق صراحۃً ثابت نہیں ہے۔

امام ابن المدینی، امام شافعی، اور دیگر علماء سے مروی ایک ایسی روایت بھی ثابت نہیں ہے، جس میں محمد بن الحسن کو ثقہ یا صدوق لکھا گیا ہو۔

امام دارقطنی اور امام ذہبی کے اقوال جمہور کے مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔

تنبیہ: نصب الرایہ للزیلعی میں امام دارقطنی کی کتاب: غرائب مالک سے ایک قول، کانٹ چھانٹ کر نقل کیا گیا ہے (۱/۴۰۸) جب تک اصل کتاب ''غرائب مالک'' یا اس سے منقول پوری عبارت نہ دیکھی جائے، اس مبتور (آدھ کٹے) قول سے استدلال صحیح نہیں ہے، زاہد الکوثری صاحب وغیرہ اس مبتور و مقطوع قول پر بغلیں بجا بجا کر خوشی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ (مثلاً دیکھئے تانیب الخطیب: ص ۱۷۸، ۱۸۰)

حالانکہ اگر یہ قول اسی طرح من وعن ''غرائب مالک'' میں دستیاب بھی ہو جائے تو امام ابن معین و امام احمد وغیرہما کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

تنبیہ بلیغ: حافظ ذہبی نے گیارہ صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ''ترجمۃ الإمام محمد بن الحسن الشیبانی'' لکھا ہے جس میں شیبانی مذکور کی توثیق پر ایک صحیح یا حسن روایت بھی موجود نہیں ہے، اسی طرح کوثری صاحب کا رسالہ ''محمد بن الحسن الشیبانی'' (مطبوعہ آخر تانیب الخطیب: ص ۱۸۰-۱۸۶) بھی شیبانی مذکور کی صریح و ثابت توثیق سے خالی ہے، بعد والے، شیبانی کا دفاع کرنے والے سب لوگ انہی دونوں کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں، ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے اعلاء السنن کے مقدمے ''قواعد فی علوم الحدیث'' میں محمد بن الحسن کے دفاع کی ناکام کوشش کی ہے جس کا کافی و شافی جواب ہمارے استاد محترم ابو محمد بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ نے عظیم الشان کتاب ''انما الزکن فی تنقید انھاء السکن'' میں دے دیا ہے یہ کتاب ''نقض قواعد فی علوم الحدیث'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔ (دیکھئے ص ۲۹۶ تا ۳۰۱)

محمد بن الحسن الشیبانی کی تصانیف:

شیبانی مذکور سے درج ذیل کتابیں منسوب ہیں۔

۱: کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ
۲: المؤطا
۳: الآثار
۴: الجامع الصغیر
۵: السیر الصغیر
۶: السیر الکبیر وغیرہ۔

کتاب الآثار کا بنیادی راوی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی ہے، دیکھئے کتاب الآثار مترجم اردو: ص ۲۷، ترجمہ و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائدابوالفتح عزیزی، مطبوعہ: سعیدا ینڈ سنز: تاجران کتب، قرآن محل، بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔

عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی: کذاب ومجروح ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال (ج۲ص ۴۹۶ ت ۴۵۷۱) ولسان المیزان (۳۴۸/۳، ۳۴۹)

موطامحمد بن الحسن کی سندنا معلوم ہے، اگر شاہ ولی اللہ الدھلوی کی کتاب " اتحاف النبیه فیما یحتاج إلیه المحدث والفقیه " کی سند کو مدِنظر رکھا جائے تو بھی موطامحمد بن الحسن الشیبانی: ثابت نہیں ہے، اس سند کا راوی علی بن الحسین بن ایوب: نامعلوم ہے، حسین بن محمد بن خسرو البلخی، معتزلی، غیر موثق، فیہ لین (یعنی ضعیف) ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۳۱۲/۲)

تیسرا راوی محمود بن عمر الزمخشری مشہور گمراہ معتزلی تھا اور نیک بنا ہوا تھا، دیکھئے میزان الاعتدال (۷۸/۴) چوتھا راوی موفق الدین احمد بن محمد خطیب خوارزم معتزلی غیر موثق ہے، پانچواں راوی ابوالمکارم المطرزی بہت بڑا معتزلی تھا، غرض یہ سند **ظلمات بعضها فوق بعض** ہے۔

خلاصہ یہ کہ شیبانی سے منسوب المؤطا اور کتاب الآثار دونوں غیر ثابت کتابیں ہیں جنہیں کذابین اور معتزلیوں وغیرہم نے گھڑ لیا ہے۔

نتیجة التحقیق : محمد بن الحسن الشیبانی کذاب، ضعیف اور مردود الروایہ ہے، اس سے منسوب کتابیں باسند صحیح و حسن ثابت نہیں ہیں۔

اختتام : آخر میں دیوبندی و بریلوی وحنفی حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ وہ غصہ تھوکتے ہوئے، اصولِ حدیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے، اپنے صاحبین والے "امام" محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی کی توثیق ثابت کرنے کی کوشش کریں اور اس سے منسوب کتابوں کی اس تک اصل اسانید پیش کر کے ان اسانید کو ثابت کر دیں، اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے تو شکریہ کے ساتھ اسے قبول کر کے "الحدیث" میں شائع کر دیا جائے گا۔

وما علینا إلا البلاغ

حافظ زبیر علی زئی

(۷ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ بمطابق: ۲۶ جون ۲۰۰۴ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منہاج السنۃ النبویۃ

حیدرآباد دکن